102446 - بیویوں کے مابین عدل اور ایک سے زائد بیویوں والے خاوند کے بعض سفری احکام

سوال

کیا ایک سے زائد بیویاں رکھنے والے شخص کے لیے ہر بار سفر میں دوسری بیوی کو ساتھ لے جانا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اس کی پہلی بیوی بچوں کی دیکھ بھال کی بنا پر سفر پر نہیں جا سکتی ؟
اور اگر اس بیوی کو محسوس ہو کہ خاوند اپنا وقت برابر تقسیم نہیں کرتا تو بیوی پر کیا لازم آتا ہے، اور کیا انٹرنیٹ پر کوئی ایسی ویب سائٹ ہے جس میں ایک سے زائد شادیوں کے متعلق کلام کی گئی ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر چیز میں عدل و انصاف کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

یقینا اللہ تعالی عدل و انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہےالنحل (90).

ابن جریر طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کتاب قرآن مجید میں اللہ نے اے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر نازل فرمایا ہے میں آپ کو عدل کا حکم دیا ہے اور یہ انصاف کرنے کو کہتے ہیں.

دیکھیں: تفسیر الطبری (17 / 279).

اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں پر ظلم حرام کیا ہے اور جو کوئی بھی ظلم کرے اس کو دنیا و آخرت میں سزا کی وعید سنائی ہے.

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالی سے روایت کرتے ہوئے فرمایا اللہ کا فرمان ہے:

" اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے، اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے لہذا تم ایک

دوسرے پر ظلم مت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2577).

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے بیویوں کے مابین عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا ہے، اور کسی ایک پر ظلم کرنے والے کو شدید وعید سنائی گئی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں ڈر ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی کافی ہے یا پھر تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ ایك طرف جھك جانے سے بچ جاؤ ﴾ النساء (3).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یعنی: جو دو بیویاں رکھنا پسند کرتا ہے وہ رکھے، اور جو تین پسند کرنا یا چار پسند کرتا ہے وہ رکھے لیکن چار سے زائد نہیں؛ کیونکہ آیت بطور امتنان لائی گئی ہے یعنی اللہ کے احسان کے سیاق میں لائی گئی ہے، اس لیے اللہ تعالی نے جو عدد بیان کیا ہے اس سے زائد رکھنا جائز نہیں اس پر اجماع ہے؛ اس لیے کہ ہو سکتا ہے مرد کی شہوت ایك بیوی سے پوری نہ ہو سکتی ہو، چنانچہ اس کے لیے ایک کے بعد دوسری حتی کہ چار تك مباح کی گئی ہیں.

کیونکہ چار میں ہر ایك کے لیے کفائت ہے لیکن نادرا کوئی ایسا ہو گا جسے چار کافی نہ ہوں، لیکن یہ چار بھی اس کے اس وقت مباح کی گئی ہیں جب اسے یہ خدشہ نہ ہو کہ وہ کسی پر ظلم کریگا بلکہ یقینی عدل و انصاف پایا جائے، اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا وثوق ہو.

اور اگر اسے ان میں سے کسی چیز کا خدشہ ہو تو اسے ایك پر ہی گزارا کرنا چاہیے، یا پھر لونڈی پر، کیونکہ لونڈی میں تقسیم واجب نہیں ہے.

ذلك: یعنی ایك بیوی پر ہی اکتفا کرنا یا پھر لونڈی پر.

ادنی الا تعولوا: اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم ظلم نہ کرو.

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بندے کو کوئی ایسا معاملہ پیش آ جائے جہاں اس سے ظلم و جور کے ارتکاب کا خدشہ ہو اور اسے اس بات کا خوف ہو کہ وہ اس معاملے کے حقوق پورے نہیں کر سکےگا خواہ یہ معاملہ مباحات کے زمرے میں کیوں نہ آتا ہو تو اس کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس معاملے میں کوئی تعرض

کرے، بلکہ اس سے بچاؤ اور عافیت کا التزام کرے، کیونکہ عافیت بہترین چیز ہے جو بندے کی عطا کی گئی ہے "

دیکھیں: تفسیر السعدی (163).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب کسی مرد کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل و انصاف نہ کرتا ہو تو روز قیامت اس حالت میں آئیگا کہ ا سکا ایك حصہ ساقط ہو گا "

اور ایك روایت میں ہے:

" اور اس کی ایك سائڈ مائل ہو گی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1141) صحیح الترغیب و الترهیب حدیث نمبر (1949).

شیخ مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طیبی رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

قولہ: و شقہ ساقط " یعنی اس کا آدھا حصہ مائل ہو گا، اور ایك قول یہ ہے کہ: وہ اس طرح کہ اسے میدان میں دیکھیں گے تا کہ یہ عذاب میں زیادتی کا باعث ہو "

دیکھیں: تحفة الاحوذی (4 / 248).

جو عورت بھی اپنے حساب پر خاوند کو کسی دوسری بیوی کی طرف مائل دیکھے، یا اس کے حق پر ظلم کرتا ہوا دیکھے ت واسے خاوند کو اچھے اور بہتر طریقہ سے نصیحت کرنی چاہیے اور اسے اللہ کی جانب سے واجب کردہ حقوق کی عدل و انصاف کے ساتھ ادائیگی یاد دلائے، اور بتائے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ظلم کرنا حرام کیا ہے، اور اسی طرح اسے اپنی بہن سوکن کو بھی نصیحت کرنی چاہیے کہ وہ بھی ظلم کو قبول مت کرے، اور جو اس کا حق نہیں وہ مت لے، امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے عدل کرنے کی راہ دکھائے اور وہ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرنا شروع کر دے.

دوم:

بیویوں کے مابین عدل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اگر خاوند سفر پر جانا چاہتا ہے تو وہ اپنے ساتھ لے جانے کے لیے بیویوں کے مابین قرعہ اندازی کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی رہا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جانا چاہتے تو اپنی بیویوں کے مابین قرعہ اندازی کرتے جس کا نام قرعہ اندازی میں نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2454) صحیح مسلم حدیث نمبر (1770).

امام نووی رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں:

" اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو کوئی بھی اپنی کسی ایک بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہے تو وہ ان کے مابین قرعہ اندازی کرے، ہمارے ہاں یہ قرعہ اندازی واجب ہے "

دیکھیں: شرح مسلم (15 / 210).

اور ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ قرعہ اندازی کیے بغیر کسی ایک بیوی کو اپنے ساتھ سفر پر لے جانے کے لیے خاص کر لے "

دیکھیں: المحلی (9 / 212).

اور امام شوکانی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں.

دیکھیں: السیل الجرار (2 / 304).

اور جب وہ سفر سے واپس لوٹے تو قرعہ اندازی سے ساتھ جانے والی عورت کا سفر والا وقت شمار نہیں ہو گا.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جب خاوند سفر سے واپس پلٹے اور بیویوں میں تقسیم دوبارہ شروع کرے تو اپنے ساتھ سفر پر جانے والی بیوی کے ساتھ سفر میں رہنے والے ایام شمار نہیں کرےگا، اور اس بیوی کا سفر کی مشقت اور تکلیف برداشت کرنا اور اس کے ساتھ رہنا اس کے حصے کے برابر ہوگا "

دیکھیں: المتھید (19 / 266).

سوم:

اگر فرض کریں کہ کوئی بیوی اس کے ساتھ سفر پر جانے کی استطاعت نہیں رکھتی تو پھر اسے قرعہ اندازی میں شامل کرنا بیکار ہے، کیونکہ وہ تو اس کے ساتھ سفر کی استطاعت ہی نہیں رکھتی، تو ۔ اس حالت میں ۔ قرعہ اندازی ان بیویوں میں ہو گی جو سفر کی قدرت رکھتی ہوں، لہذا جو سفر کی استطاعت نہیں رکھتی اور جو استطاعت رکھتی ہے ان میں قرعہ اندازی نہیں کی جائیگی، یہ اس وقت ہے جب یہ چیز حقیقت پر مبنی ہو نہ کہ خیالی اور اس پر ظلم ہو؛ مثلا وہ بیمار ہو یا پھر اس کے پاس ایسے بچے ہوں جنہیں بغیر دیکھ بھال کیے چھوڑنا مشکل ہو، یا پھر اس کے لیے سفر کرنا ممنوع ہو، یا اس طرح کا کوئی اور عذر پایا جائے، یہ نہیں کہ خاوند اس بیوی کے علاوہ دوسری بیوی کے ساتھ سفر کرنا پسند کرتا ہو، کیونکہ اس طرح یہ ظلم کہلائےگا.

اس حالت میں خاوند کو چاہیے کہ وہ دونوں بیویوں کو راضی کرے، چاہے جو بیوی اس کے ساتھ سفر پر نہیں گئی اسے سفر سے واپسی پر کچھ ایام سفر کے عوض میں زیادہ دے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قرطبی رحمہ اللہ کا کہنا ہے: یہ عورتوں کی حالت مختلف ہونے کے اعتبار سے مختلف ہونا چاہیے، اور جب ان عورتوں کی حالت ایك جیسی ہو تو پھر ان کے ساتھ قرعہ اندازی کی مشروعیت مخصوص ہے؛ تا کہ وہ کسی ایك بیوی کو سفر پر نہ لے جائے اس طرح تو یہ ترجیح ہو گی جس کا کوئی سبب نہیں "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 311).

اور ڈاکٹر احمد ریان کہتے ہیں:

" جب سب بیویوں کے ہر ناحیہ سے حالات ایك جیسے ہوں جس کی سفر اور حضر میں حفاظت و رعایت رکھتا ہے تو پھر قرعہ اندازی متعین ہے، لیکن جب بیویوں کے حالات میں کوئی فرق پایا جاتا ہو تو پھر کسی ایك کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن عدم میلان اور عدم ضرر کی شرط ہے "

دیکھیں: تعدد الزوجات صفحہ نمبر (71).

اس کے علاوہ ہمیں تو علم نہیں کہ انٹرنیٹ پر تعدد زوجات یعنی ایك سے زائد بیویوں کے متعلقہ مخصوص ویب سائٹ ہو، لیکن اتنا ہے کہ آپ ہماری اسی ویب سائٹ پر موثوق فتاوی جات کا مطالعہ کر سکتے ہیں جس میں ایك سے زائد بیویاں رکھنے کے احکام بیان کیے گئے ہیں.

ہم نے ایك سے زائد بیویوں کے متعلقہ مسائل کے متعلق اپنی اس ویب سائٹ پر مستقل قسم رکھی ہے اس کے لیے آپ درج ذیل لنك پر جا سکتے ہیں

والله اعلم .